اوتاد کی تحقیق
اوتاد کون ھیں؟
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
نوراللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سبیل الرشاد فی تحقیق الاوتاد

المعروف

اوتاد کی تحقیق / اوتاد کون؟

تصنیف لطیف

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡم

امابعد! عوام تو ہیں ہی عوام وہابی ودیگر بعض فرقے اہل علم ہوکر اولیائے اوتاد کے منکر ہیں حالانکہ قرآنِ مجید کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی ان کا ذکر خیر ہے۔ فقیر اس کی تحقیق عرض کرتا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پارہ ۳۰ سورۂ النبا میں فرمایا

وَّ الۡجِبَالَ اَوۡتَادًا o (پارہ ۳۰، سورۂ النبا، آیت ۷) **ترجمہ**: اور پہاڑوں کو میخیں۔

اور اوتاد سے زمین کے لنگر بھی مراد ہیں تاکہ ساکن ہو اور اپنے اوپر مقیمین کو کہیں نہ لے جائے جیسے وہ پانی پر ہچکولے کھا رہی تھی جیسے گھر کو میخوں سے مضبوط کیا جاتا ہے۔ تشبیہ بلیغ کے قبیل سے ہے۔ روح البیان میں اوتاد سے اولیاء مراد ہیں چنانچہ تصریح آتی ہے۔ اوتاد ''وتد'' کی جمع ہے وہ شے جو گاڑی جائے اور اس سے متزلزل و متحرک شے کو مضبوط پیدا کئے گئے کہ وہ زمین جب پیدائش کے بعد ہچکولے کھا رہی تھی تو پہاڑوں نے اسے ساکن کیا یونہی اولیائے کرام زمین پر جبال کی طرح ہیں کہ ان کے طفیل اہل دنیا آباد ہیں۔

(زمین ساکن ہے اس پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی عظیم تصنیف اور ایک رسالہ ہے۔ دورِ حاضرہ کی سائنس غلط کہتی ہے کہ زمین متحرک ہے۔ اُویسی غفرلہ)

سوال کیا اللہ تعالیٰ کو قدرت نہیں کہ وہ زمین اور اہلِ زمین کو محفوظ رکھ سکے۔

جواب ضرور ہے لیکن وہ مسبب الاسباب ہے اور یہ بھی اس کی کمال قدرت کی دلیل ہے۔

اولیاء کرام کی شان ہم اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ دنیا اللہ والوں کے طفیل چل رہی ہے اسے ہمارے دور کے معتزلہ (وہابی، نجدی، دیوبندی) شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ دوصدی پہلے یہی عقیدہ صاحب روح البیان قدس سرہ نے بیان فرمایا ہے ان کی عبارت ملاحظہ ہو، قال بعضهم الأوتاد على الحقيقة سادات الأولياء وخواص الأصفياء فإنهم جبال ثاتبة وبهم تثبت أرض الوجود۔ [1]

یعنی بعض نے کہا کہ اوتاد درحقیقت ساداتِ اولیاء اور خواصِ اصفیاء ہیں اس لئے کہ وہ جبالِ ثابتہ ہیں کہ ان سے ہی ارض الوجود ثابت ہے۔

---

[1] (تفسیر روح البیان، سورۂ النبا، جلد ۱۰، صفحہ ۲۲۷، دار احیاء التراث العربی)

اوتادوابدال میں فرق حضرت ابوسعید خراز قدس سرہ سے اوتادوابدال کے متعلق سوال ہوا کہ ان میں کون افضل ہے؟ فرمایا اوتاد۔عرض کی گئی وہ کیسے؟ فرمایا کہ ابدال ایک سے دوسرے حال کی طرف بدلتے رہتے ہیں اور اوتاد ان تک انتہا اور ان سے ارکان ثابت ہیں ان پر ہی خلق کا قوام (دارومدار) ہے۔

فائدہ حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اوتاد اہل استقامت اور اہل صدق ہیں ان کے احوال متغیر نہیں ہوتے وہ مقامِ تمکین ہوتے ہیں۔

اوتاد کی تعداد دنیا میں کُل چار اوتاد ہوتے ہیں۔

(۱) مشرق کی حفاظت کرتا ہے اس کا اسم گرامی عبدالحیٔ ہے۔

(۲) مغفرب کا محافظ ہے اس کا اسم گرامی عبدالعلیم ہے۔

(۳) شمال کی نگرانی کرتا ہے اس کا نام عبدالمرید ہے۔

(۴) جنوب کی حفاظت کرتا ہے اس کا نام عبدالقادر ہے۔

ابدال کی ڈیوٹی ابدال سات ہیں۔ وہ ہفت اقلیم کے کرہ کی علواً وسفلاً حفاظت کرتے ہیں۔ ان کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے تو چہل تن میں سے ایک ابدال کی جگہ پر لایا جاتا ہے وہ چہل تن نجباء ہیں اور نجباء کی تکمیل سی صد (۳۰۰) نقباء میں سے ایک سے ہوتی ہے اور نقباء کی تکمیل صلحاء سے کی جاتی ہے۔ ابدال ایک جگہ پر مقیم نہیں رہتے مگر وہ کمزور ہوتے ہیں، علاج معالجہ کرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، کپڑے پہنتے ہیں۔ ابدال بننے سے پہلے نکاح کرتے ہیں قطب الاقطاب کی نظیر سہیل ستارہ ہے ایسے ہی قطب الارشاد کی نظیر جدی (ستارہ) ہے۔ [۲]

ابدال زمانۂ سابق کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت عصام الدین قرنی حضرت سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ ان کے وصال کے بعد حضرت ابن عطاء احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکہ معظّمہ ویمن کے درمیان کسی گاؤں میں رہتے تھے اور سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ابدالِ سبعہ میں سے ایک تھے اور سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوتادِ اربعہ میں سے ایک تھے۔ [۳]

اس میں ان جاہل صوفیہ کا رد ہے جن کا عقیدہ ہے علماء وفقہاء اولیاء نہیں ہوتے اور ہمارے دور میں بعض بدقسمت فرقے

---

[۲] (روح البیان، پارہ ۳۰، سورۃ النباء، آیت ۸تا۹، جلد ۱۰، صفحہ ۲۹۴، دارالفکر، بیروت)

[۳] (روح البیان، پارہ ۳۰، سورۃ النباء، آیت ۸تا۹، جلد ۱۰، صفحہ ۲۹۴، دارالفکر، بیروت)

''ابدال'' کے وجوداوران کی اس اصطلاح اوران کے تصرفات وکمالات وکرامات کے منکر ہیں۔امام اجل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس پر ایک بہترین کتاب ہے فقیر نے بھی ان کے فیض سے دو کتابیں تحریر کی ہیں

(۱)جامع الکمال فی احوال الابدال(اردو) (۲)ظہور الکمال فی وجود الابدال(عربی)

فائدہ ابدال کی احادیث صریحہ دلالت کرتی ہیں کہ وہ دن رات اپنی ڈیوٹی پر قائم دائم ہیں متعدد صحاح کی احادیث فقیر کی لکھی ہوئی پڑھ لیں۔

تحقیق ابدال ابدال دراصل رجال اللہ میں سے ایک مخصوص مقام پر فائز ہوتے ہیں ان کے متعلق احادیث مبارکہ میں بکثرت ارشادات وارد ہیں۔قرآن مجید میں انہیں رجال اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے، رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجٰرَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۔(پارہ۱۸،سورۃ النور،آیت ۳۷)

ترجمہ: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد سے۔

ان کا وجودِ مسعود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لے کر نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر ظہورِ مہدی اور نزولِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک رہے گا۔کائنات کے قیام اور نظام کا دارومدار انہی مردانِ خدا پر ہے۔عبد ومعبود کے درمیان کا رشتہ انہی کی تعلیمات وہدایت پر قائم ہے۔امورِ تکوینی کے انصرام اور تصرفاتِ کونیہ کی قدرت کی مشرف ہوتے ہیں۔ان کی برکات سے بارشیں ہوتی ہیں، نباتات پر سرسبزی آتی ہے، کائناتِ ارضی پر مختلف قسم کے حیوانات کی زندگی انہی کی نگاہ کرم کی مرہونِ منت ہے۔شہری آبادیاں، تغلب احوال وتحول اقبال، سلاطین کے عروج وزوال، انقلاباتِ زمانہ، اغنیاء ومساکین کے حالات میں ردوبدل، اصاغر واکابر کی ترقی وتنزل، جنود ودعا کا اجتماع وانتشار، بلاؤں اور وباؤں کا رفع دفع ہونا۔آفتابِ عالم تاب خداوند تعالیٰ کے عطاء کردہ نور سے تمام کائنات کو روشن رکھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے غیب الغیب سے ایک نوران حضرات پر وارد کرتا ہے جس سے وہ بنی آدم کے نام کی اصلاح کرتے رہتے ہیں۔ان حضرات کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱)اولیائے ظاہرین (۲)اولیائے مستورین

(۱)اولیائے ظاہرین کے سپرد مخلوقِ خدا کی ہدایت واصلاح ہوتی ہے یہ لوگ مخلوقِ خدا کی ہدایت اور اصلاح کے لئے زندگیاں وقف کردیتے ہیں اور اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوتے وہ دشوارترین حالات کے سامنے بھی اپنے کام میں لگے رہتے ہیں۔

(۲)اولیائے مستورین کے سپرد انصرامِ تکوینی ہوتا ہے۔ یہ اغیار کی نگاہوں (نگاہ ظاہرین) سے مستور اور پوشیدہ ہوتے ہیں مگر یہ بھی صاحب خدمت ہوتے ہیں انہیں اپنے انصرامی امور کو سرانجام دینے کے سلسلے میں اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی ۔انہیں اصطلاح صوفیہ میں رجال الغیب اور مردانِ غیب کہا جاتا ہے۔ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں ان کے قدم بہ قدم چل کر عالم شہادت تک رسائی حاصل کرتے ہیں، مستوی الرحمٰن کا مقام پاتے ہیں وہ نہ تو پہچانے جاسکتے ہیں اور نہ ہی ان کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ عام انسانی شکل میں رہتے ہیں اور عام انسانوں میں صبح وشام مصروفِ کار رہتے ہیں انہی کے بارے میں حدیث قدسی میں ہے

أوليائى تحت قبابى لا يعرفهم غيرى ؎

یعنی میرے ولی میری قدرت کی قبا میں ہیں انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو اپنے اپنے مقامات پر متعین ہیں۔عالم احساس میں جس انسان کی شکل چاہیں کرسکتے ہیں،لوگوں کو پردۂ غیب سے پیچھے کی خبریں دیتے ہیں، پوشیدہ امور سے بعض اوقات پردہ اُٹھادیتے ہیں اور پھر ان میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو تمام کائناتِ ارضی پر پھرتے ہیں،لوگوں سے اپنا تعارف کراتے ہیں اور پھر آناً فاناً غائب ہوجاتے ہیں۔بعض وہ ہیں جو لوگوں سے باتیں کرتے ہیں،ان کی مشکلات کا حل بتاتے ہیں،ان کے مسائل کا جواب دیتے ہیں اور جنگلوں ، پہاڑوں ،صحراؤں اور سمندروں میں قیام کرتے ہیں ۔ایسے حضرات میں سے قوی تر حضرات شہروں میں بھی قیام کرتے ہیں ۔صفاتِ بشری کے ساتھ صبح وشام بسر اوقات کرتے ہیں، آبادیوں میں اعلیٰ مکانات میں رہائش پذیر ہوتے ہیں، احباب کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں،لوگوں کو اپنے معاملات میں شریک کرتے ہیں، بیمار پڑتے ہیں تو اپنے حلقۂ احباب سے عیادت کرواتے ہیں،علاج کرواتے ہیں،اولادو اسباب، اموال واملاک کو دیکھتے ہیں،لوگوں کی دشمنیوں ،ایذارسانیوں اور حسدو بغض کے اثرات برداشت کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے حسن احوال اور کمالاتِ باطنی کو اغیار کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔صاحبانِ نظر ان سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، صاحبانِ احوال ان کی زیارت کو آتے ہیں انہی میں سے تھے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی زیارت کے لئے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن کی بستی قرن میں تشریف لے گئے تھے۔

فائدہ ان دو اصطلاحی الفاظ کے علاوہ اولیائے کرام کی بہت سی قسمیں ہیں ”تفریح الاذکیاء فی تقسیم الاولیاء“ میں تمام قسمیں قرآن واحادیث واقوالِ علماء سے ثابت کی گئیں ہیں۔

؎ (تفسیر روح البیان،سورۃ الفرقان،جلد۶ صفحہ۱۸۱،داراحیاء التراث العربی)

رجال اللّٰہ کی اقسام ﴾ رجال اللہ (مردانِ خدا) کو بارہ اقسام پر منقسم کیا گیا ہے۔

(۱) اقطاب (۲) غوث (۳) امامان (۴) اوتاد (۵) ابدال (۶) اخیار (۷) ابرار
(۸) نقبا (۹) نجبا (۱۰) عمد (۱۱) مکتوبان (۱۲) مفردان

اقطاب ﴾ ہر زمانہ میں صرف ایک قطب ہوتا ہے یہ قطب سب سے بڑا ہوتا ہے اسے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے قطبِ عالم، قطبِ کبریٰ، قطب الارشاد، قطب مدار، قطب الاقطاب، قطب جہاں، جہانگیر عالم۔ عالم علوی اور عالم سفلی میں اسی کا تصرف ہوتا ہے اور سارا عالم اسی کے فیض و برکت سے قائم ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹا دیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہوکر رہ جائے۔ قطبِ عالم براہِ راست اللہ تعالیٰ کے احکام و فیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے وہ دنیا کے کسی بڑے شہر میں سکونت رکھتا ہے، بڑی عمر پاتا ہے، نورِ خام مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنے ماتحت اقطاب کے تقرر، تنزل اور ترقی کے اختیار کا مالک ہوتا ہے۔ ولی کو معزول کرنا، ولایت کو سلب کرنا، ولی کو مقرر کرنا اس کے درجات میں ترقی دینا اسی کے فرائض میں ہے۔ وہ ولایت شمس پر فائز ہوتا ہے لیکن اس کے ماتحت اقطاب کو ولایت قمر میں جگہ ملتی ہے۔ قطب عالم اللہ تعالیٰ کے اسم رحمٰن کی تجلی کا مظہر ہوتا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مظہر خاص تجلی الولایت ہیں۔ قطب عالم سالک بھی ہوتا ہے اور اسکا مقام ترقی پذیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ مقام فردانیت تک پہنچ جاتا ہے یہ مقامِ محبوبیت ہے رجال اللہ میں اس قطب عالم کا نام عبداللہ بھی ہے۔

اقطاب کی قسمیں ﴾ اقطاب کی کئی قسمیں ہیں یہ اقطاب تمام کے تمام قطب عالم کے ماتحت ہوتے ہیں۔ قطب ابدال، قطب اقالیم، قطب ولایت وغیرہ وغیرہ۔ بعض اوقات مختلف افراد کی تربیت کے لئے ایک ایک قطب کا تعین کیا جاتا ہے۔ قطب زہاد، قطب عباد، قطب عرفا، قطب متوکلان۔ یہ اقطاب شہروں، قصبوں، گاؤں غرضیکہ جہاں جہاں انسانی معاشرہ ہے وہاں وہاں ایک قطب مقرر ہے جو اس کی محافظت اور اصلاح کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ بستی مومنوں سے آباد ہو خواہ کافروں سے مگر قطب اپنے فرائض سرانجام دیتا رہتا ہے۔ مومنوں کی بستیوں میں اسم ہادی کی تجلی سے کام لیا جاتا ہے اور کافروں کی پرورش یا نگرانی اسم مفصل کے ماتحت ہوتی ہے۔

غوث ﴾ بعض صوفیہ نے غوث اور قطب ایک ہی شخصیت کو قرار دیا ہے مگر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قطب الاقطاب اور غوث میں بڑا فرق ہے۔ بعض اوقات قطب اور غوث کے اوصاف ایک ہی شخصیت میں

جمع ہوجاتے ہیں۔قطبیت کی وجہ سے قطب الاقطاب اورغوث غوثیت کے اعتبار سے غوث العالم کہلاتا ہے۔

امامان ﴿قطب الاقطاب کے دووزیر ہوتے ہیں جنہیں امامان کہتے ہیں۔ایک قطب کے داہنے ہاتھ رہتا ہے جس کا نام عبدالملک ہے اور دوسرا بائیں ہاتھ بیٹھتا ہے اس کا نام عبدالرب ہے۔داہنے ہاتھ والا قطب مدار سے پاتا ہے عالم علوی سے افاضہ کرتا ہے۔بائیں ہاتھ والا قطب مدار سے فیض حاصل کرتا ہے مگر عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے۔صوفیہ کے نزدیک بائیں ہاتھ والے امام کا رتبہ دائیں ہاتھ والے امام سے بلندتر ہے۔یہی وجہ ہے کہ قطب الاقطاب کی جگہ خالی ہوتی ہے تو بائیں ہاتھ والا ترقی پاتا ہے اور اس کی جگہ دائیں ہاتھ والا مقرر ہوتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم کون وفساد میں انتظام کرنا اور امن برقرار رکھنا زیادہ مشکل ہے۔اس عالم میں معاشرہ اپنی خواہشات،غیظ وغضب اور فساد وشر کی وجہ سے سخت انصرام وانتظام کی ضرورت کا تقاضا کرتا ہے اس لئے یہ وزیر زیادہ مستعد،تجربہ کار اور مضبوط رکھا جاتا ہے۔اس کی نسبت عالم علوی کے احوال زیادہ اصلاح یافتہ ہیں جہاں مشکلات کا سامنا کم ہوتا ہے۔

اوتاد ﴿دنیا میں چار اوتاد ہوتے ہیں یہ عالم کے چاروں آفاق (گوشوں) پر متعین ہیں۔

(۱)مغربی افق والے اوتاد کا نام عبدالودود

(۲)مشرق افق والے کا نام عبدالرحمٰن

(۳)جنوبی افق والے کا نام عبدالرحیم

(۴)شمالی افق والے کا نام عبدالقدوس ہوتا ہے۔

قیامِ عالم میں یہ اوتاد میخوں کا کام دیتا ہے اور پہاڑوں کی طرح زمین پر امن برقرار رکھنے کا کام دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے، اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ٥ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ٥ (پارہ۳۰،سورۃ النبا،آیت ۶،۷)

ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔

فائدہ ﴿اس آیۃ کریمہ کی تفسیر میں صوفیاء کرام نے اوتاد حضرات کے مقامات،فرائض،مراتب اور قیامِ امن میں ان کے کردار کو تفصیلی طور پر بیان فرمایا ہے۔

ابدال ﴿انہیں بدلاء بھی کہا جاتا ہے۔یہ دنیا میں بیک وقت سات ہوتے ہیں اور سات اقالیم پر متعین ہوتے ہیں۔ یہ سات انبیاء کے مشرب پر کام کرتے ہیں یہ لوگوں کو روحانی امداد کرتے ہیں اور عاجزوں اور بیکسوں کی فریاد رسی پر مامور ہیں۔

(۱)ابدالِ اقلیم اول	برقلب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالحیٔ
(۲)ابدالِ اقلیم دوئم	برقلب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالعلیم
(۳)ابدالِ اقلیم سوئم	برقلب ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالمرید
(۴)ابدالِ اقلیم چہارم	برقلب ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالقادر
(۵)ابدالِ اقلیم پنجم	برقلب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالقاہر
(۶)ابدالِ اقلیم ششم	برقلب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالسمیع
(۷)ابدالِ اقلیم ہفتم	برقلب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام	نام عبدالبصیر

مندرجہ بالا سات ابدالوں میں سے عبدالقادر اور عبدالقاہر کو ان مقامات، ممالک اور اقوام پر مسلط کیا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہونا ہوتا ہے یہ مقہوری (قہر اور عذاب میں مبتلا کرنے والے) بنتے ہیں۔ ان سات ابدالوں کو قطبِ اقلیم بھی کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا ابدال کے علاوہ پانچ ابدال اور بھی ہوتے ہیں جو یمن میں رہتے ہیں اور پورے شام پر ان کی حکومت ہوتی ہے انہیں قطبِ ولایت کہتے ہیں۔ قطبِ عالم کا فیض قطبِ اقلیم پر اور قطبِ اقلیم کا فیض قطبِ ولایت پر اور قطبِ ولایت کا فیض تمام اولیائے جہاں پر وارد ہوتا رہتا ہے۔

علاوہ ازیں تین سو پچاس ابدال اور بھی ہوتے ہیں جن میں سے تین سو قلبِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہیں۔ میر سید محمد جعفر مکی نے چار سو چار تعداد بتائی ہے جو مختلف انبیاء کرام علیہم السلام کے مشرب پر ہوتے ہیں اور مختلف خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

مفردان افراد کو کہتے ہیں جو قطبِ عالم ترقی کرتا ہے وہ فرد ہو جاتا ہے، مقامِ فردانیت پر پہنچ کر تصرفات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، قطبِ مدار عرش سے تحت الثریٰ تک متصرف ہوتا ہے اور فردِ مستحق ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ تصرف اور متحقق میں بڑا فرق ہے۔ قطبِ مدار تو علی الدوام تجلی میں رہتا ہے مگر خود تجلی ذات میں ہوتا ہے۔ قطبِ مدار خاص ہے فردِ خص ہے۔ فردانیت مقامِ انبساط ومحبت ہے یہاں پہنچ کر مراد باقی نہیں رہتی۔ بعض اولیاء کو تجلی افعالی ہوتی ہے، بعض کو تجلی اسمائی، بعض کو تجلی آثاری، بعض مقامِ صحو میں ہوتے ہیں، بعض مقامِ سکر میں، بعض بیک وقت دونوں مقامات سے برتر ہوتے ہیں۔ تنزل ایک ہے مگر عروج وترقی حدود وانتہا سے مبرا ہے۔ افراد ترقی کر کے جب فردانیت میں کامل ہوتے

جاتے ہیں تو ان کا رتبہ محبوبیت آجاتا ہے پھر محبوبیت بھی مقبولانِ بارگاہ میں خاص امتیازِ ذات کے ہوتی ہے ۔حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی ،سلطان المشائخ حضرتس محبوب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اسی مقامِ محبوبیت کے مالک تھے۔بحرالمعانی میں لکھا ہے

روزے ایں فقیر در کشتی دریائے نیل مصر با حضرت خضر علیه السلام مصاحب بود ۔ سخن درمیان شاهدان لایزالی می رقت۔ خضر علیه السلام می فرمود که حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ، شیخ نظام الدین بدایونی درمقامِ معشوقی بووند که امثال ایشاں دیگرے نه رسید

یعنی ایک دن یہ فقیر دریائے نیل مصر میں کشتی میں حضرت خضر علیہ السلام سے رفاقت پذیر رہا۔شاہدانی لایزالی کے متعلق گفتگو شروع ہوئی فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ نظام الدین بدایونی مقامِ معشوقی میں تھے ان کے سوا اور کوئی اس مقام پر نہ پہنچ سکا۔

(اس سے بعض غلط کار چشتیہ کو غلط فہمی ہوئی تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ نے ان کا خوب رد فرمایا اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "قدمی علیٰ رقبة کل ولی " میں ہے۔اُویسی غفرلہ)

اخیار❁ابدال میں سے چالیس اخیار کہلاتے ہیں۔

نقباء❁یہ تین سو ہیں سب کا نام علی ہے۔

نجباء❁یہ تعداد میں ستر ہیں نام حسن ہے اور مصر میں رہتے ہیں۔

عمد❁یہ چار ہیں محمد ان کا نام ہے زمین کے مختلف زاویوں میں کام کرتے ہیں۔

مکتوبان ❁یہ حضرات چار ہزار کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، ملتے ہیں لیکن یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتے ان پر اپنا حال آشکار نہیں ہوتا ایسے لباس میں ہوتے ہیں کہ اغیار پہچاننے سے عاجز ہوتے ہیں یہ اپنے مقام سے خود نا آشنا ہوتے ہیں یا یوں کہیں کہ حالت اخفا میں ہوتے ہیں جیسے سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان جیسے بیشمار اولیاء یہاں تک کہ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے امامِ وقت نے انکار کر دیا جس کی وضاحت امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خوب فرمائی اس کا خلاصہ فقیر نے اپنی تصنیف ''ذکرِ اُویس'' میں عرض کر دیا ہے۔

فائدہ❁مندرجہ بالا تشریحات کے علاوہ ان رجال اللہ (مردانِ خدا) میں سے بہت سی اور اقسام ایسی ہیں جو کائنات کے

انتظامات وانصرامات میں مصروف ہیں۔ یہ لوگ بھی رجال الغیب کی صفت میں آتے ہیں مگر ان کے صحیح مقامات سے اہل خرد پوری طرح آگاہ وآشنا نہیں اور نہ ہی ان کے احوال ومقامات کا ادراک ان کی عقلی وسعتوں میں سما سکتا ہے۔ یہ حضرات اپنے فرائض میں اس قدر مربوط اور مستعد ہوتے ہیں کہ ہم ظاہر میں اندازہ نہیں کر سکتے۔

گذشتہ صفحات میں جہاں ہم نے قارئین کو رجال اللہ (مردانِ خدا) سے آشنا کرنے کے لئے ایک حقیری کوشش کی ہے وہاں ان حضرات کا مختصر ساذکر درازِ موضوع نہ ہوگا جو ہمارے ظاہری احوال ومعاملات کی روحانی اصلاح اور نگرانی فرماتے ہیں ان میں علماء، مشائخ، صوفیہ، صلحاء، اتقیاء اور مجدد شامل ہیں۔ علماء ومشائخ کے ہزاروں مقامات ومراتب ہیں۔ وہ معاشرۂ انسانی کی ظاہری باطنی اصلاح کے لئے مختلف انداز، رشد وہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان کے اثرات خصوصیت کے ساتھ مسلم معاشرے پر مرتسم ہوتے ہیں اگر چہ ان کی اصلاحی کوششیں غیر مسلموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں مگر تاریخ عالم نے عالم اسلام کے اذہان وافکار میں جن انقلابات کی نشان دہی کی ہے وہ ان علماء ومشائخ کی شب وروز کاوشوں کی مرہونِ منت ہیں۔ ان میں صوفیہ بالخصوص روحانی اور قلبی اصلاح میں مصروف رہے۔ ان کی اس مساعی جمیلہ نے اسلامی معاشرے کی اخلاقی نشوونما میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے احکامِ الٰہیہ اور مقامِ مصطفٰی کی عظمت کو لوگوں کے دلوں میں نقش کرنے میں گرانقدر کام کیا، انہوں نے مردہ دلوں کو حیاتِ تازہ بخشی اور مردہ نعشوں کو "وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ" کے پیغام سے زندہ کردیا۔ مزید تفصیل فقیر کتاب "ابدال کے احوال" میں ملاحظہ ہو۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

چند احادیث بطورِ نمونہ حاضر ہیں، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ [۵]

یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے امان ہیں آسمان کے لئے

[۵] (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب بیان أن بقاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم أمان لأصحابہ، وبقاء أصحابہ أمان للأمۃ، جلد۴، صفحہ۱۹۶۱، حدیث۲۵۳۱، داراحیاء التراث العربی)

(مسند احمد بن حنبل، کتاب مسند الکوفیین، باب حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ، جلد۴، صفحہ ۳۹۸، حدیث۱۹۷۹۵، عالم الکتاب، بیروت)

جب ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ آئے گا جس کا اس سے وعدہ (یعنی شق ہونا، فنا ہوجانا) اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے جب میں ظاہراً تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات (مخالفتوں، بغاوتوں، عداوتوں) اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔ (یعنی ظہورِ کذب و مذاہب فاسدہ و تسلط کفار وغیرہ)

اور فرمایا: النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي [۶]

یعنی ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت کی پناہ۔

اور فرمایا: الأَبْدَالُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ بِهِمْ تَقُومُ الأَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُونَ وبِهِمْ تُنْصَرُونَ [۷]

یعنی ابدال میری امت میں تیس ہیں انہیں سے زمین قائم ہے انہیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے انہیں کے سبب تمہیں مدد ملتی ہے۔

فائدہ اس حدیث پاک کے ان الفاظ پر پھر غور کیجئے

بِهِمْ تَقُومُ الأَرْضُ یعنی انہیں سے زمین قائم ہے۔

جن کے ذریعے زمین قائم ہے انہیں قیوم کہہ لیا جائے تو آخر کیا حرج ہے۔ عمل اس مفہوم میں نہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے بلکہ وجہ قیامِ امن کے طور پر اور اللہ کے فضل و کرم سے۔

خلاصۂ بحث جب احادیثِ صحیحہ میں بندگانِ خدا کے لئے مذکورہ امور ثابت ہیں تو ان بندگانِ خدا کا وجود ماننا پڑے گا خواہ ان کا کوئی نام ہو۔ اہل تصوف نے اپنی اصطلاحات پر ان کے اسماء منتخب فرمائے اور اصطلاحات اور ان کے اسماء اگرچہ بعد کو مقرر ہوئے تو یہ صرف اہل تصوف سے خاص نہیں ہر اسلامی اصطلاحات اور ان کے اسماء خیر القرون

---

[۶] (المستدرك على الصحيحين، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الزخرف، جلد۲، صفحہ۴۸۶، حدیث ۳۶۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
اس کے علاوہ یہ حدیث جامع الاحادیث، المحلی من النون، جمع الجوامع للسیوطی، حرف النون و دیگر تخریج کی کتب میں موجود ہے۔

[۷] (کنز العمال بحوالہ عبادۃ ابن الصامت، حدیث ۳۴۵۹۳، جلد۱۲، صفحہ۱۸۶، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)
مجمع الزوائد میں الابدال کی جگہ لا یزال کے الفاظ ہیں۔
(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی الابدال الخ، جلد۱۰، صفحہ۶۳، حدیث ۱۶۶۷۳، مکتبۃ القدسی، القاھرۃ)
(الجامع الصغیر بحوالہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت، جلد۱، صفحہ۱۸۲، حدیث ۳۰۳۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کے بعد ایجاد ہیں مثلاً فنِ حدیث اور فنِ تفسیر علماء نے مقرر فرمائے اور ان سب کو اپنا نا گوارا ہے تو اصطلاح اوتاد و ابدال و اقطاب واغواث وغیرہ بھی گوارا کرنا پڑیگا جیسے ہم مذکورہ بالا اسلامی فنون میں کہتے ہیں ان کا کام تھا نام نہیں تھا۔ یہاں بھی یہی کہیں گے اوتاد وغیرہ کا کام خیر القرون میں تھا نام نہیں تھا۔ شے کے نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

۸ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان